سوال

کیا بیوی کوماں کہہ دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگرانسان اپنی بیوی کوماں کہہ دے توطلاق واقع نہیں ہوتی، بلکہ یہ جملہ ظہار کے الفاظ میں سے ہے جوظہار کے معنی میں واضح نہیں ہے، اس سے ظہار بھی مراد ہوسکتا ہے اور ظہار کے علاوہ کوئی اور مطلب بھی ہوسکتا ہے، لہذا خاوندکی نیت اور قرائن سے فیصلہ کیا جائے گا۔

اگرخاوندکی نیت یہ ہوکہ بیوی میرے لیے ایسے ہی حرام ہے جیسے میری ماں حرام ہے، تویہ ظہار ہوگا اوراسے ظہار کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ اگراس کا مقصد یہ ہوکہ تیری (بیوی) عزت وتکریم اور محبت میرے دل میں ایسے ہی ہے جیسے میری ماں کی ہے تویہ ظہار نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی کفارہ لازم ہوگا۔

ایسے ہی یہ جملہ کہتے ہوئے صورت حال کو بھی دیکھا جائے گا، اگرخاوند کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہورہا تھا، اسی دوران اس نے یہ الفاظ کہے ہیں تواس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کواپنے اوپر اپنی ماں کی طرح حرام کررہا ہے، یہ ظہار ہوگا اوراس کا کفارہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ اگرنارمل حالات ہیں توپھر خاوندکی نیت کے اعتبار سے فیصلہ ہوگا جیساکہ اوپر گزرچکا ہے۔

اللہ تعالی نے ظہار کا کفارہ قرآن مجید میں بیان کیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے :

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ذَلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (3) فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ذَلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (المجادلۃ : 3-4)

اور وہ لوگ جواپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، پھر اس سے رجوع کرلیتے ہیں جوانھوں نے کہا، توایک گردن آزاد کرنا ہے، اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کوہاتھ لگائیں، یہ ہے وہ (کفارہ) جس کے ساتھ تم نصیحت کیے جاؤ گے، اوراللہ اس سے جوتم کرتے ہو، پوری طرح باخبر ہے۔ پھر جو شخص نہ پائے تودوپے درپے مہینوں کا روزہ رکھنا ہے، اس سے پہلے کہ دونوں ایک دوسرے کوہاتھ لگائیں، پھر جواس کی (بھی) طاقت نہ رکھے توساٹھ مسکینوں کوکھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ اوراس کے رسول پرایمان لے آؤاوریہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کےلیے دردناک عذاب ہے۔

سیدہ خولہ بنت مالک بن ثعلبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ظہار کرلیا تومیں شکایت لے کررسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے اس مسئلے میں بحث فرمانے لگے۔ آپ کہتے تھے : "اللہ سے ڈرو، وہ تمہارا چچازاد ہے۔" میں وہاں سے نہ ہٹی تھی کہ قرآن نازل ہوگیا)) قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا ((بیان کفارہ تک۔ آپ ﷺ نے فرمایا : "وہ گردن آزاد کرے۔" اس نے کہا : اس کے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا : "وہ دو مہینے متواتر روزے رکھے۔" اس نے کہا : اے اللہ کے رسول! وہ بہت بوڑھا ہے، روزے کہاں رکھ سکتا ہے؟ فرمایا : "توساٹھ مسکینوں کوکھانا کھلائے۔" اس نے کہا : اس کے پاس کچھ نہیں ہے کہ صدقہ کرے۔ بیان کرتی ہیں کہ اسی وقت آپ کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آگیا۔ میں نے کہا : اے اللہ کے رسول! میں ایک اور ٹوکرے (کھجور) سے اس کی مدد کرسکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا : "بہت بہتر ہے۔ جاؤاوراس کی طرف سے یہ ساٹھ مسکینوں کوکھلادواوراپنے چچازاد کی طرف لوٹ جاؤ۔" (سنن أبي داود، الطلاق : 2214) (صحیح)

واضح رہے کہ خاوند کا اپنی بیوی سے ظہار کرنا حرام ہے، اللہ تعالی نے اسے منکر اور جھوٹی بات قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ (المجادلة : 2)

وہ لوگ جو تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہیں، ان کی مائیں ان کے سوا کوئی نہیں جنھوں نے انھیں جنم دیا اور بلاشبہ وہ یقینا ایک بری بات اور جھوٹ کہتے ہیں اور بلاشبہ اللہ یقینا بے حد معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی